رجسٹرڈ ایل ۴۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

سنیجر شیخ یعقوب علی ایڈیٹر

الحکم

قیمت سالانہ پیشگی

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

نمبر ۲۵ دارالامان قادیان مورخہ ۹ جولائے سنہ ۱۹۰۶ء جلد ۱۰

حضرت اقدس کی پاک باتیں

"ایک جامع درس"

یاد رکھو ہمدردی تین قسم کی ہے اول جسمانی دوم مالی تیسری قسم ہمدردی کی دعاء ہے جس میں نہ صرف زر ہوتا ہے اور نہ زور لگانا پڑتا ہے اور اس کا فیض بہت ہی وسیع ہے۔ کیونکہ جسمانی ہمدردی تو اُس صورت میں ہی انسان کر سکتا ہے جب کہ اُس میں طاقت بھی ہو۔ مثلاً ایک ناتوان مجروح مسکین اگر کہیں پڑا تڑپتا ہو تو کوئی شخص جسمیں خود طاقت و توانائی نہیں ہے کب اُسکو اُٹھا کر مدد دے سکتا ہے اسی طرح پر اگر کوئی بے کس بے بس بے سرو سامان انسان بھوک سے پریشان ہو تو جب تک مال نہ ہو اُس کی ہمدردی کیونکر ہوگی۔ مگر دعا کے ساتھ ہمدردی ایک ایسی ہمدردی ہے کہ نہ اس کے واسطے کسی مال کی ضرورت ہے اور نہ کسی طاقت کی حاجت بلکہ جب تک انسان انسان ہے وہ دوسرے کے لئے دعا کر سکتا ہے اور اُس کو فائدہ پہونچا سکتا ہے۔ اس ہمدردی کا فیض بہت وسیع ہے اور اگر اس ہمدردی سے انسان کام نہ لے تو سمجھو بہت ہی بڑا بد نصیب ہے۔

مینے کہا ہے کہ مالی اور جسمانی ہمدردی میں انسان مجبور ہوتا ہے مگر دعا کے ساتھ ہمدردی میں مجبور نہیں ہوتا۔ **میرا تو یہ مذہب ہے کہ دعاء میں دشمنوں کو بھی باہر نہ رکھے** جس قدر دعاء وسیع ہوگی اُسی قدر فائدہ دعاء کرنے والے کو ہوگا۔ اور دعاء میں جسقدر

بخل کرے گا اُسی قدر اللہ تعالیٰ کے قرب سے دور ہوتا جاوے گا۔ اور اصل تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے عطیہ کو جو بہت ہی وسیع ہے جو شخص محدود کرتا ہے اُس کا ایمان بھی کمزور ہے۔

دوسروں کے لئے

دعا کرنے میں ایک عظیم الشان فائدہ یہ بھی ہے کہ عمر دراز ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ وعدہ کیا ہے کہ جو لوگ دوسروں کو نفع پہونچاتے ہیں اور مفید وجود ہوتے ہیں اُن کی عمر دراز ہوتی ہے جیسے کہ فرمایا

اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض

اور دوسری قسم کی ہمدردیاں چونکہ محدود ہیں اس لئے خصوصیت کے ساتھ جو خیر جاری قرار دی جا سکتی ہے وہ یہی دعا کی خیر جاری ہے جب کہ خیر کا نفع کثرت سے ہے تو ہر ایک کا فائدہ ہم سب سے زیادہ دعا کے ساتھ اُٹھا سکتے ہیں اور یہ بالکل سچی بات ہے کہ جو دنیا میں خیر کا موجب ہوتا ہے اُس کی عمر دراز ہوتی ہے اور جو شر کا موجب ہوتا ہے وہ جلدی اُٹھا لیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں شیر سنگھ چڑیوں کو زندہ پکڑ کر آگ پر رکھا کرتا تھا وہ دو برس کے اندر ہی مارا گیا۔ پس انسان کو لازم ہے کہ وہ **خیر الناس من ینفع الناس** بننے کے واسطے سوچتا رہے اور مطالعہ کرتا رہے۔

جس طرح طبابت میں

حیلہ کام آتا ہے اُسی طرح نفع رسانی اور خیر میں بھی حیلہ ہی کام دیتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ انسان ہر وقت اس تاک اور فکر میں لگا رہے کہ کس راہ سے دوسرے کو فائدہ پہونچا سکتا ہے۔

بعض آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ سائل کو دیکھ کر چڑ جاتے ہیں اور اگر کچھ مولویت کی رگ ہو تو اُس کو بجائے کچھ دینے کے سوال کے مسائل سمجھانے شروع کر دیتے ہیں اور اس پر اپنی مولویت کا رعب بٹھا کر بعض اوقات سخت سُست بھی کہہ بیٹھتے ہیں۔ افسوس ان لوگوں کو عقل نہیں اور سوچنے کا مادہ نہیں رکھتے جو ایک نیک دل اور سلیم الفطرت انسان کو ملتا ہے اتنا نہیں سوچتے کہ سائل اگر باوجود صحت کے سوال کرتا ہے تو وہ خود گناہ کرتا ہے اس کو کچھ دینے میں تو گناہ لازم نہیں آتا۔ بلکہ

حدیث شریف میں **لو اتاک راکبا** کے الفاظ آئے ہیں یعنی خواہ سائل سوار ہو کر بھی آوے تو بھی کچھ دیدینا چاہیئے۔ اور قرآن شریف میں **و اما السائل فلا تنہر** کا ارشاد آیا ہے کہ سائل کو مت جھڑک۔ اس میں یہ کوئی صراحت نہیں کی گئی کہ فلاں قسم کے سائل کو مت جھڑک اور فلاں قسم کے سائل کو جھڑک پس یاد رکھو کہ سائل کو نہ جھڑکو کیونکہ اس سے ایک قسم کی بد اخلاقی کا بیج بویا جاتا ہے۔ اخلاق یہی چاہتا ہے کہ سائل پر جلدی ناراض نہ ہو۔ یہ شیطان کی خواہش ہے کہ وہ اس طریق سے تم کو نیکی سے محروم رکھے اور بدی کا وارث بنا دے۔ غور کرو کہ ایک نیکی کرنے سے دوسری نیکی پیدا ہوتی ہے اور اسی طرح ایک بدی دوسری بدی کا موجب ہو جاتی ہے جیسے ایک چیز دوسرے کو جذب کرتی ہے اسی طرح خدا تعالیٰ نے یہ تجاذب کا مسئلہ ہر فعل میں رکھا ہوا ہے۔ پس جب سائل سے نرمی کے ساتھ پیش آئے گا اور اس طرح اخلاقی صدقہ دیدے گا تو قبض دور ہو کر دوسری نیکی بھی کر لے گا اور اُسکو کچھ دے بھی دے گا۔ اخلاق دوسری نیکیوں کی کلید ہے

جو لوگ اخلاق کی اصلاح نہیں کرتے وہ رفتہ رفتہ بیخیر ہو جاتے ہیں میرا تو یہ مذہب ہے کہ دنیا میں ہر ایک چیز کام آتی ہے۔ زہر اور نجاست بھی کام آتی ہے

اسٹرکنیا بھی کام آتا ہے اعصاب پر اپنا اثر ڈالتا ہے مگر انسان جو اخلاق فاضلہ کو حاصل کر کے نفع رساں ہستی نہیں بنتا

ایسا ہو جاتا ہے کہ وہ کسی بھی کام نہیں آسکتا۔ مردار حیوان سے بھی بدتر ہو جاتا ہے کیونکہ اُس کی تو کھال اور ہڈیاں بھی کام آجاتی ہیں اس کی تو کھال بھی کام نہیں آتی۔ اور یہی وہ مقام ہوتا ہے جہاں انسان بل ھم اضل کا مصداق ہو جاتا ہے بس یاد رکھو کہ اخلاق کی درستی بہت ضروری چیز ہے کیونکہ

نیکیوں کی ماں اخلاق ہی ہے۔

خیر کا پہلا درجہ جہاں سے انسان قوت پاتا ہے

اخلاق ہے دو لفظ ہیں ایک **خَلق** دوسرا **خُلق** خَلق ظاہری پیدائش کا نام ہے اور خُلق باطنی پیدائش کا۔ جیسے ظاہر میں کوئی خوبصورت ہوتا ہے اور کوئی بہت ہی بدصورت اسی طرح پر کوئی اندرونی پیدائش میں نہایت حسین اور دلربا ہوتا ہے اور کوئی اندر سے مجذوم اور مبروص کی طرح مکروہ۔ لیکن ظاہری صورت چونکہ نظر آتی ہے اس لئے ہر شخص دیکھتے ہی پہچان لیتا ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے اور نہیں چاہتا کہ بدصورت اور بدوضع ہو مگر چونکہ اُس کو دیکھتا ہے اس لئے اُس کو پسند کرتا ہے اور خُلق جسکو چونکہ دیکھا نہیں اس لئے اُس کی خوبی سے ناآشنا ہو کر اُس کو نہیں چاہتا۔ ایک اندھے کے لئے خوبصورتی اور بدصورتی دونوں ایک ہی ہیں۔ اسیطرح پر وہ انسان جس کی نظر اندرونہ تک نہیں پہنچتی اُس اندھے کی ہی مانند ہے۔

خَلق تو ایک بدیہی بات ہے مگر **خُلق** ایک نظری مسئلہ ہے اگر اخلاقی بدیاں اور اُنکی لعنت معلوم ہو تو حقیقت کھلے۔

غرض اخلاقی خوبصورتی ایک ایسی خوبصورتی ہے جسکو حقیقی خوبصورتی کہنا چاہیئے بہت تھوڑے سے ہیں جو اسکو پہچانتے ہیں۔ اخلاق نیکیوں کی کلید ہے جیسے باغ کے دروازہ پر قفل ہو دور سے پھل پھول نظر آتے ہیں مگر اندر نہیں جا سکتے۔ لیکن اگر قفل کھول دیا جائے تو اندر جا کر پوری حقیقت معلوم ہوتی ہے اور دل و دماغ میں ایک سرور اور تازگی آتی ہے۔ اخلاق کا حاصل کرنا گویا اُس قفل کو کھول کے اندر داخل ہونا ہے

کسی کو اخلاق کی کوئی قوت نہیں دی گئی مگر اُس کو بہت سی نیکیوں کی توفیق ملی

ترک اخلاق ہی بدی اور گناہ ہے ایک شخص جو مثلاً زنا کرتا ہے اس کو خبر نہیں کہ اس عورت کے خاوند کو کس قدر صدمہ عظیم پہونچتا ہے اب اگر یہ اس تکلیف اور صدمہ کو محسوس کرسکتا اور اس کو اخلاقی حصہ حاصل ہوتا تو ایسے فعل شنیع کا مرتکب نہ ہوتا۔ اگر ایسے نابکار انسان کو یہ معلوم ہو جاتا کہ اس فعل بد کے ارتکاب سے نوع انسان کے لئے کیسی کیسی خطرناک نتائج پیدا ہوتے ہیں نوبت جاتا ایک شخص جو چوری کرتا ہے کم بخت ظالم اتنا بھی تو نہیں کرتا کہ رات کے کھانے کے واسطے ہی چھوڑ جائے اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایک غریب کی کئی سالوں کی محنت کو ملیا میٹ کر دیتا ہے اور جو کچھ گھر میں پاتا ہے سب کا سب لے جاتا ہے۔ ایسی قبیح بدی کی اصل جڑ کیا ہے؟ اخلاقی قوت کا نہ ہونا اگر رحم ہوتا اور وہ یہ سمجھ سکتا کہ بچے بھوکھ سے بلبلائیں گے جن کی چیخوں سے دشمن کا بھی کلیجہ لرزتا ہے اور یہ معلوم کر کے کہ رات سے بھوکے ہیں اور کھانے کو ایک سوکھا ٹکڑا بھی نہیں ملا تو پینے پانی تو جاتا ہے اب اگر ان حالتوں کو محسوس کرتا اور اخلاقی حالت سے اندھا نہ ہوتا تو کیوں چوری کرتا۔ آئے دن اخبارات میں دردناک موتوں کی خبریں پڑھنے میں آتی ہیں کہ فلاں بچہ زیور کے لالچ سے مارا گیا فلاں جگہ

کسی عورت کو قتل کر ڈالا۔ میں خود ایک مرتبہ اسیسر ہو کر گیا تھا ایک شخص نے ۱۲ ار یا ۱۳ برس میں ایک بچہ کا خون کیا تھا اب سوچکر دیکھو کہ اگر اخلاقی حالت درست ہو تو ایسی مصیبتیں کیوں آئیں؟ ممکن ہے کہ اپنے جیسے انسان پر مصیبت آئے اور یہ محسوس نہ کرے یاکلون کما یاکلون الطعام چارپایوں کی طرح کھاتے ہیں اس کے کئی پہلو ہیں۔

اول چارپایہ کیفیت اور کمیت میں فرق نہیں کر سکتا اور جو کچھ آگے آتا ہے اور جس قدر آتا ہے کھاتا ہے جیسے کتا اس قدر کھاتا ہے کہ آخر قے کرتا ہے۔

دوسرا یہ کہ انعام حلال اور حرام میں تمیز نہیں کرتے ایک بیل کبھی یہ تمیز نہیں کرتا کہ یہ ہمسایہ کا کھیت ہے اس میں نہ جاؤں ایسا ہی ہر ایک امر جو کھانے کے لحاظ سے ہو نہیں کرتا۔ کتے کو ناپاکی پاکی کے متعلق اندازہ کے متعلق کوئی لحاظ نہیں اور پھر چارپایہ کو اعتدال نہیں

یہ لوگ جو اخلاقی اصولوں کو توڑتے ہیں اور پرواہ نہیں کرتے کہ گویا انسان نہیں پاک پلید کا تو یہ حال عرب میں مردی کتے کھالیتے تھے اب تک اکثر ممالک میں یہ حال ہے کہ چوہوں اور کتوں اور بلیوں کو بڑے لذیذ کھانے سمجھکر کھایا جاتا ہے۔ چوڑھے چمار مردار خوار قومیں یہاں بھی موجود ہیں۔

پھر یتیموں کا مال کھانے میں کوئی تردد و تامل نہیں جیسے یتیم کا گھاس گائے کے سامنے رکھدیا جائے بلا تردد کھالے گی ایسا ہی ان لوگوں کا حال ہے یہی معنی ہیں والنار مثوىٰ لہم۔ ان کا ٹھکانا دوزخ ہو گا غرض یاد رکھو کہ دو پہلو ہیں ایک عظمت الٰہی کا جو اس کے خلاف ہے وہ بھی اخلاق کے خلاف ہے اور دوسرا شفقت علی خلق اللہ کا۔ پس جو نوع انسان کے خلاف ہو وہ بھی اخلاق کے بر خلاف ہے آہ! بہت تھوڑے لوگ ہیں جو ان باتوں پر انسان کی زندگی کا اصل مقصد اور غرض ہیں غور کرتے ہیں۔

بڑے بڑے صوفیوں سجادہ نشینوں نے اپنا کمال اس میں سمجھ رکھا ہے کہ بڑے لمبے چوڑے وظائف اور اذکار و اشغال خود ہی تجویز کر لئے ہیں اور ان میں پڑ کر اصل کو بھی کھو بیٹھے ہیں۔ پھر بڑے سے بڑا کام کیا تو یہ کر لیا کہ چلہ کرتے ہیں کچھ جو ساتھ لے جاتے ہیں ایک آدمی مقرر کر لیتے ہیں جو ہر روز دودھ یا اور کوئی چیز پہونچا آتا ہے۔ ایک تنگ و تاریک گندی سی کوٹھڑی یا غار ہوتی ہے اور اس میں پڑے رہتے ہیں خدا جانے وہ اس میں کس طرح رہتے ہیں پھر بڑی بڑی حالتوں میں باہر نکلتے ہیں یہ اسلام رہ گیا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ان چلہ کشیوں سے اسلام اور مسلمانوں یا عام لوگوں کو کیا فائدہ پہونچتا ہے اور اس میں اخلاق میں کیا ترقی ہوتی ہے۔

سب عزتوں سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی عزت ہے جس کا کل اسلامی دنیا پر اثر ہے۔ آپ ہی کی عزت نے پھر دنیا کو زندہ کیا عرب جن میں زنا شراب اور جنگ جوئی کے سوا کچھ رہا ہی نہ تھا اور حقوق العباد کا خون ہو چکا تھا ہمدردی اور خیر خواہی نوع انسان کا نام و نشان تک مٹ چکا تھا۔ اور نہ صرف حقوق العباد ہی تباہ ہو چکے تھے بلکہ حقوق اللہ پر اس سے بھی زیادہ تاریکی چھا گئی تھی اللہ تعالےٰ کی صفات پتھروں۔ بوٹیوں اور ستاروں کو دی گئی تھی قسم قسم کا شرک پھیلا ہوا تھا۔ عاجز انسان اور انسان کی شرمگاہوں تک کی پوجا دنیا میں ہو رہی تھی۔ ایسی حالت مکروہ کا نقشہ اگر ذرا دیر کے لئے بھی ایک سلیم الفطرت انسان کے سامنے آجاوے تو وہ ایک خطرناک ظلمت اور ظلم و جور کے بھیانک اور خوفناک نظارہ کو دیکھے گا۔ فالج ایک طرف گرتا ہے مگر یہ فالج ایسا فالج تھا کہ دونو طرف گرا تھا۔ فساد کامل دنیا میں برپا ہو چکا تھا۔ نہ بحر میں امن و

سلامتی تھی اور نہ ہر پر سکون و راحت اب اس تاریکی اور ہلاکت کے زمانہ میں ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہیں آپ نے آکر کیسے کامل طور پر اس میزان کے دونوں پہلو درست فرمائے۔ کہ حقوق اللہ اور حق العباد کو اپنے اصلی مرکز پر قائم کر دکھایا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاقی طاقت کا کمال اسوقت ذہن میں آسکتا ہے جب کہ اُس زمانہ کی حالت پر نگاہ کی جاوے۔ مخالفوں نے آپ کو اور آپ کے متبعین کو جسقدر تکالیف پہونچائیں اور اس کے بالمقابل آپ نے ایسی حالت میں جب کہ آپ کو پورا اقتدار اور اختیار حاصل تھا انؐ سے جو کچھ سلوک کیا وہ آپ کے علو شان کو ظاہر کرتا ہے۔

ابو جہل اور اس کے دوسرے رفیقوں نے کون سے تکلیف تھی جو آپ کو اور آپ کے جاں نثار خادموں کو نہیں دی غریب مسلمان عورتوں کو اونٹوں سے باندھ کر مخالف جہات میں دوڑایا۔ اور وہ چیری جاتی تھیں محض اس گناہ پر کہ وہ لا الہ الا اللہ پر کیوں قائل ہوئیں۔ مگر آپ نے ان کے مقابل صبر و برداشت سے کام لیا۔ اور جب کہ مکہ فتح ہوا تو لا تثریب علیکم الیوم کہہ کر معاف فرمایا یہ کس قدر اخلاقی کمال ہے جو کسی دوسرے نبی میں نہیں پایا جاتا۔ اللھم صلِّ علی محمد و علی آل محمد

غرض بات یہ ہے کہ اخلاق فاضلہ حاصل کرو کہ نیکیوں کی کلید اخلاق ہی ہیں

قرآن کریم
کیونکر آسکتا ہے

حضرت مولٰنا مولوی نورالدین صاحب سلمہ ربہ سے اکثر دفعہ لوگوں نے سوال کیا ہے کہ قرآن کریم کیونکر آسکتا ہے؟ حکیم الامۃ نے اس سوال کا جواب یوں دیا ہے۔

قران کریم سے بڑھ کر سہل اور آسان کتاب دنیا میں نہیں مگر اُس کے لئے جو پڑھنے والا ہو سب سے پہلے اور ضروری شرط قرآن کریم کے پڑھنے کے واسطے **تقوی** ہے اللہ تعالے کا وعدہ ہے کہ وہ متقی کو قرآن پڑھادیگا طالب علم کو معاش کی طرف سے فراغت اور فرصت چاہیئے تقویٰ اختیار کرنے کی وجہ سے اسؐ کو ایسی جگہ سے رزق پہونچتا ہے کہ کسی کو معلوم بھی نہیں ہوسکتا اللہ تعالے خود متکفل ہو جاتا ہے

پھر دوسری شرط قرآن کریم کے سمجھنے کے واسطے مجاہدہ ہے یہ مجاہدہ خدا میں ہو کر ہونا چاہیئے۔ پھر مشکلات کا آسان ہو جانا اللہ تعالی کا وعدہ ہے۔

پھر قرآن کریم کے پڑھنے کا ڈھنگ یہ ہے کہ ایکبار شروع سے لے کر اخیر تک خود پڑھے اور ہر آیت کو اپنے ہی لئے نازل ہوتا ہوؐا سمجھے۔ آدم و ابلیس کا ذکر آئے تو اپنے دل سے سوال کرے کہ میں آدم ہوں یا شیطان اس طرح پھر اپنی کل حالت کا مطالعہ کرنے کا موقعہ ملے گا اور اصلاح کی راہ نکل آئے گی۔ اس طرح پر قرآن کریم پڑھتے وقت جو مشکل مقام آویں انؐ کو نوٹ کرتے جاؤ۔ جب قرآن شریف ایکبار ختم ہو جاوے پھر اپنی بیوی کو اور گھر والوں کو اپنے درس میں شامل کرو۔ اور انؐ کو سناؤ۔ اس مرتبہ میں جو مشکل مقام آئے تھے انشاء اللہ تعالے ان کا ایک بڑا حصہ حل ہو جاوے گا اور جو اب کے بھی رہ جاویں انکو پھر نوٹ کرو۔

اور تیسری مرتبہ اپنے دوستوں کو بھی شامل کرو۔ اور پھر چوتھی مرتبہ غیروں کے سامنے سناؤ۔ اس مرتبہ انشاءاللہ سب مشکلات حل ہو جاویں گی۔

مشکل مقامات کے حل کرنے کے واسطے دعا سے کام لو۔

کیونکر معلوم ہو کہ نماز قبول ہوتی ہے

یہ مضمون ہم نے اپنی طرز پر حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سلمہ ربہ کے ایک خطبہ سے منتخب اور ملخص کیا ہے جو انھوں نے ایک جمعہ میں پڑھا تھا۔

اکثر لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ ہم کو کیونکر معلوم ہو کہ جو نمازیں ہم پڑھتے ہیں فی الحقیقت اللہ تعالے کے حضور یہ شرف قبولیت رکھتی ہیں؟ اس سوال کا جواب دینے سے پیشتر ہم یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ انسان جو نفع پسند ہستی ہے فطرتی طور پر اپنے کاموں کے نتائج اور

ثمرات کو دم نقد دیکھنا چاہتا ہے اور اسی فطری تقاضا کے موافق اس قسم کے سوالات اس کے اندر پیدا ہوتے ہیں اور یہی خواہش ہے۔ جس نے بسا اوقات نادان اور جلد باز انسانوں کو جنت و نار کے وعدے و وعید سن کر عدم تدبر کی وجہ سے انکار کی حد تک پہونچا دیا۔ ہمارا یہ مطلب نہیں کہ یہ فطرتی جوش بجائے خود برا ہے نہیں نہیں ہمارا یہ مطلب ہے کہ اس تقاضے کے موافق انسان کے اندر فوری نفع کا خیال پیدا ہوتا ہے اور جب وہ اعمال صالحہ کے مفاد اور نتائج کے لئے کسی خاص وقت بعد الموت کا وعدہ سنتا ہے تو گھبرا اٹھتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ منکر ہو جاتا ہے۔

بہرحال ہم اس مضمون میں صرف اس سوال کا جواب دینا چاہتے ہیں جو عنوان میں درج ہے یہ بات بحضور دل یاد رکھنی چاہئے کہ قانون قدرت پر ایک وسیع نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر فعل جو انسان کرتا ہے اسکا نتیجہ ایک خاص وقت پر کامل طور پر ظاہر ہوتا ہے گو اس نتیجہ کے آثار شروع ہو جاتے ہیں مثلاً جب ایک زمیندار کسی کھیت میں بیج ڈالتا ہے تو وہ بیج بار ور ہونے کے واسطے ایک خاص زمانہ چاہتا ہے اگرچہ اس کا پودہ نکل آتا ہے جو اس آنے والے نتیجے کے لئے ایک یقین دلانے والی شئے ہے۔ اسی طرح پر اعمال انسانی کے مجازات کا سلسلہ تو اسی دنیا سے شروع ہو جاتا ہے اور انکا کمال اس دوسرے عالم میں ہوتا ہے۔ پس اس نظارۂ قدرت کو دیکھ کر یہ سوال صاف طور پر حل ہو جاتا ہے جو یوم المجازات پر کیا جاتا ہے۔

اب ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ قبولیت نماز کے کیا نشان ہیں؟ حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ اسیطرح پر قبولیت نماز اپنے نشانوں سے معلوم ہو سکتی ہے قرآن کریم میں نماز کے ثمرات یوں بیان فرمائے ہیں۔

اتل ما اوحی الیك من الکتب واقم الصلوٰة ان الصلوٰة تنهٰی عن الفحشآء والمنکر۔ ولذکر الله اکبر۔ والله یعلم ما تصنعون۔

جو کچھ کتاب اللہ میں سے تیری طرف وحی کیا جاتا ہے اسکو پڑھ سنا اور نماز کو ٹھیک قائم کر بے شک نماز ہر قسم کی بدکاری اور برے کام سے روکتی ہے نماز ہی ذکر اللہ ہے جو تمام پیاری چیزوں کی یاد سے بڑھ کر ہے اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے افعال سے واقف ہے۔

خدا تعالیٰ نے اس پاک کلام میں نماز کے ثمرات اور نتائج اور ایسی نتیجہ خیز نماز کا اصول دونوں بیان فرمائے ہیں۔ قرآن کریم کے طرز بیان کو صرف صرف یہ فخر حاصل ہے کہ وہ ہر حکم اور دعوے کو مدلل اور محکم کر کے بیان فرماتا ہے۔ یہاں **اقم الصلوٰة** کا حکم دیا ہے تو **ان الصلوٰة تنهٰی عن الفحشآء والمنکر** اس حکم کی معقولیت کی دلیل ہے۔ چونکہ دلیل صاف اور واضح ہوتی ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ نتائج اور ثمرات نماز کو مخصوصاً کسی ان دیکھے جہان کے واسطے ہی نہیں رکھا بلکہ ہم ان کو دیکھتے اور محسوس کرتے ہیں۔

غرض نماز کا نتیجہ اور خاصہ یہ بیان فرمایا ہے کہ وہ ہر قسم کی بدکاری اور ریاکاری سے روکتی ہے اور ہر بری بات سے بچاتی ہے۔ پس اب نماز پڑھنے والا اپنے اندر غور کرے کہ کیا میری بدکاریاں اور بری باتیں نماز پڑھنے سے کم ہونی شروع ہوئی ہیں یا نہیں؟ اگر اپنے اندر ایک تبدیلی کو محسوس کرے تو اس کے لئے بشارت ہے۔ لیکن اگر باوجود نماز پڑھنے کے بھی ان میں کمی نہیں ہوئی تو دوستو! بے شک یہ نماز نماز نہیں!!!

مگر یہ بات بھی یاد رہے کہ کسی فعل کے صحیح اور اصل نتیجہ پر پہونچنے کے لئے ضروری ہے کہ ان تمام لوازمات اور آداب کو ملحوظ رکھا جائے جو اس کے واسطے مقرر ہیں مثلاً اگر ایک شخص بیج کے دانے کسی غیر تردد شدہ زمین میں ڈالدے اور پھر ان تمام رعایتوں کو بھی ملحوظ نہ رکھے جو ان کے بارور ہونے کے لئے ضروری ہیں تو بتلاؤ کہ وہ خرمن جمع کرنے کا امیدوار کیونکر ہو سکتا ہے؟۔ ادائے نماز کے لئے بھی آداب اور شرائط ہیں اور وہ کیا؟ وہی جو ارکان نماز کہلاتے ہیں پس نماز کا ہر رکن پورے ادب اور لحاظ سے ادا ہونا ضروری ہے۔

ان آداب اور شرائط کے پورے طور پر ادا کرنے کے واسطے اللہ تعالیٰ

نے ایک اصول بتلایا ہے کہ
لذکر اللہ اکبر۔ اللہ
تعالیٰ کے ذکر کو تمام اذکار پر
مقدم اور ضروری قرار دے
لیا جاوے اور یہ توفیق اس
وقت ملتی ہے جب کہ اللہ
تعالیٰ کے علم تام پر ایمان کامل
ہو واللہ یعلم ما تصنعون
یہ گر اور یہ اصول
نماز کی جان اور جڑ ہے گویا
اللہ تعالیٰ نے وہ طریق
بتلایا ہے جس سے انسان نماز
کو اُس طریق پر ادا کر سکے
جو ان نتائج کے موجب ہو جو
یہاں بیان فرمائے ہیں۔
رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز
میں انسان اللہ تعالیٰ کو دیکھتا
ہو اور اگر یہ مقام میسر نہ آوے
تو کم از کم اتنا ہی ہو کہ یہ محسوس
کرے کہ خدا مجھکو دیکھتا ہے
واللہ یعلم ما تصنعون میں
اللہ تعالیٰ نے اسی اصول کو
بتلایا ہے یعلم اور تصنعون
کے الفاظ بہت قابل غور ہیں
ہو سکتا تھا کہ یبصر ما یفعلون
فرماتا مگر یعلم اور تصنعون
کے الفاظ کے استعمال میں کیا
سر ہے؟ یبصر ما یفعلون
سے صرف افعال ظاہری کی
نگرانی معلوم ہو سکتی ہے اسلئے
ایک نماز پڑھنے والا ممکن ہے
ارکان نماز کو نہایت صفائی
اور درستی سے ادا کرے مگر
دل میں دہریت اور الحاد ہو اس
لئے خدا تعالیٰ نے یعلم
ما تصنعون فرمایا ہے یعنی
یہی نہیں کہ تمہارے حالات
ظاہری سے واقف ہے بلکہ
یہ بتلایا ہے کہ تمہارے اندرونی
منصوبوں تک سے بھی ماہر ہے
اب جب کہ انسان کے اندر خدا کی

قدوس کی نسبت یہ معرفت اور
ایمان پیدا ہو جاوے تو صاف
ظاہر ہے کہ اس کا اثر نہ صرف
اُس کے اعمال ظاہری پر پڑیگا
بلکہ اُس کی روح میں ایک طہارت
اور دل میں روشنی اور فروتنی
اور انکسار پیدا ہو گا اور اس
طرح پر اس کو حضور قلب اور
خشوع و خضوع حاصل ہو گا
جو نماز کا مغز اور لب ہے ہم اس
مختصر مضمون میں اس آیت پر
پوری بحث نہیں کر سکتے اور ناظرین
کو زیادہ غور اور فکر کا موقع
دیتے ہیں۔ اور اب خلاصہ بیان
کر کے ختم کر دیتے ہیں۔
قبولیت نماز کے لئے
ضروری ہے کہ انسان کے اندر
فروتنی اور انکسار پیدا ہو اور
خشیت الٰہی ہو اور یہ تب پیدا
ہوتی ہیں جب کہ ذکر اللہ
کو اکبر اور افضل قرار دیا
جاوے اور اس مرتبہ پر پہنچنے
کے واسطے اللہ تعالیٰ کے علم
تام پر ایمان ہو جب نماز ان
شرائط کے ساتھ ادا ہوگی تو پھر
قبولیت نماز کو اس کے ثمرات
سے پہچان لوگے اور وہ کھلی
بدکاریوں اور بری باتوں سے
بچنا ہے اللہ تعالیٰ ہمکو اور
ہمارے پڑھنے والوں کو ایسے
نتیجہ خیز نماز کی* توفیق دے!
آمین!

عام معاملات پر ہماری ریمارکس

ملک کی اخلاقی حالت کا اندازہ

ملک کی ضروریات کا اندازہ اُن اشتہارات سے ہو سکتا ہے جو

اخبارات میں شائع ہوتے ہیں انگریزی
اخبارات کو چھوڑ کر ہم اردو اخبارات
کے صیغہ اشتہارات پر ایک
غائر نظر کرتے ہیں ۹۹ فیصدی
اشتہارات ادویات کے ہیں اور
ان ادویات کے اشتہارات میں
سے بھی ۹۵ فیصدی ایسے اشتہارات
ہیں جنکا تعلق قوت باہ اور قوائے
متناسلہ سے ہے۔ اس سے ملک کا مذاق
اور اہل ملک کی اخلاقی حالت کا پتہ
لگانا کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔
ایسے اشتہارات کی کثرت اس
امر کی شہادت اور صریح دلیل ہے
کہ ملک میں عیاشی کی کثرت ہے
ملک کے بہی خواہوں کو اس پر
پوری توجہ کی ضرورت ہے
اس عیاشی کی کثرت کو روکنے
کے لئے ممکن ہے کہ یہ نسخہ کار
گر ہو کہ مالکان اخبارات ایسے
اشتہار شائع نہ کریں مگر جب اخبار
والوں کو خریداروں سے مایوسی
ہو اور اشتہار دینے والے معقول
معاوضے اور پیشگی رقمیں دینے
پر آمادہ ہوں تو ایسا کرنا شاید
ان کے لئے ٹیڑھی کھیر ہو۔

ایک اور سوڈانی مہدی

ابھی شیخ سنوسی کا خطرہ
کم نہ ہوا تھا کہ سوڈان کے ضلع
کارڈوفان میں ایک اور مہدی پیدا
ہو گیا ہے۔ جس نے اُس ضلع کے
راستے بند کر دیے ہیں۔ سوڈان
کی زمین معلوم ہوتا ہے کہ مہدی
خیز زمین ہے آئے دن کوئی نہ کوئی
مہدی پیدا ہی ہوتا رہتا ہے
ان مہدیوں کے مہدی موعود نہ
ہونے کی اس سے بڑھ کر اور کیا
دلیل ہو سکتی ہے کہ ان میں سے جو
اُٹھا ملک گیری کے خیال کو سر میں

لے کر اٹھتا حالانکہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی موعود کا یہ نشان بتلایا ہے کہ وہ جنگ موقوف کرے گا تیر و سنان لے کر مقابلہ میں نہ آئے گا۔ کاش ان خیالی مہدیوں کو یہ معلوم ہوتا کہ ان کے اس طرز عمل سے مسلمانوں کی نسبت کیسے خیالات قائم کئے جاتے ہیں اور وہ بیچارے کن بدگمانیوں کا نشانہ ہوتے ہیں تو جنگجوئی کے خیالات سے باز آجاتے ان ساری باتوں کو یکجائی طور پر مد نظر رکھ کر ہم کہتے ہیں کہ **مہدی صادق** وہی ہے جسنے

جہاد کی ممانعت کا فتویٰ

شائع کیا اور مسلمانوں کو بتلایا کہ دین کے نام سے جہاد اور قتال حرام ہے۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ جس قدر لوگ مہدی معہود کے ہاتھ پر بیعت کرتے جائیں گے اسی قدر گورنمنٹ کو مسلمانوں کی نسبت زیادہ اعتبار اور یقین پیدا ہوتا جاوے گا ورنہ کسی خونی مہدی کا انتظار کرتے ہوئے ممانعت جہاد کے فتوے شائع کرنے والے لوگ خواہ کچھ ہی کریں مگر گورنمنٹ کو مطمئن نہیں کرتے۔

اردو ناگری کا سوال

ہم نے اس سوال پر آج تک بحث نہیں کی اور نہ اب اس پر کسی مزید بحث کی ضرورت دکھائی دیتی ہے اس لئے کہ اب اس پر کچھ لکھنا مشت بعد از جنگ ہے۔ ہم کو صرف یہ کہنا مقصود ہے کہ مسلمانوں پر یہ وبال قرآن کریم کو چھوڑنے کا ہے۔ جو قرآن کریم کو چھوڑتا ہے دنیا اس پر تنگ کی جاتی ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم اور علوم قرآنی کی تحصیل ایک لغو اور فضول کام قرار دیا گیا تھا آخر خدا تعالے کی غیرت نے مسلمانوں کو اس زبان کے سیکھنے پر مجبور کیا جس سے ان کو دلی نفرت تھی۔ کیا یہ غیرت کی جا نہیں؟ کیا مسلمان اب بھی غور نہ کریں گے؟ اردو ناگری کے جھگڑے کو رونا اب بالکل فضول ہے اب بھی اگر مسلمان علوم قرآنی کی اشاعت پر پوری توجہ کریں اور جس قدر وقت اور روپیہ انگریزی اور اب ہندی کے سیکھنے پر خرچ کرتے ہیں یا کریں گے اگر اس سے نصف بھی قرآن کریم کی تعلیم اور تعلم میں دیں تو ہم یقینا کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالی ان کے واسطے بہتری کی راہیں نکال دے گا۔ مسلمانو تمہارے ہاتھ سے قرآن کریم کچھ تو انگریزی میں پوری مصروفیت کی وجہ سے نکل چکا ہے اور کچھ اب ہندی لے لے گی۔ اگر ایسی حالت رہی تو خطر عظیم کا اندیشہ ہے۔ ابھی وقت ہے سنبھلو اور قرآن کو مضبوط پکڑو کہ فلاح اسی میں ہے

ملک میں صنعتی تعلیم کی ازبس ضرورت ہے

ہمارے ہمسایہ قوم ہندو زمانہ کی نبض شناس ہے اور دور بینی معاملات میں اس کا فہم بہت وسیع ہے ابتداءً جب انگریزی تعلیم کا ملک میں چرچا ہوا۔ اسوقت ہندوؤں نے انگریزی زبان کے سیکھنے میں پیشدستی کی اور سب سے پہلے اعلی عہدے حاصل کرلئے مسلمان انگریزی زبان کے جواز عدم جواز پر فتوی لکھنے میں مصروف رہے جب دیکھا کہ کام بگڑا تو انگریزی سیکھنے کی طرف توجہ کی اور ہر شخص کے سر میں یہی خیال سمایا کہ قوم میں انگریزی تعلیم کا عام رواج دیں گے تو کچھ بنے گا مگر بہت پیچھے رہی ہوئی قوم منزل مقصود پر پہونچی ہوئی قوم کا مقابلہ کب کر سکتی تھی گو کسی قدر فائدہ ہوا مگر ہونے کے برابر اب جبکہ انگریزی خوانوں کی ہوئی کثرت اور گورنمنٹ کو ضرورت رہی کم اور ہر سال لاکھوں انگریزی خوان نوکری کے طلبگار پھرنے لگے۔ تو ہندوؤں نے خوب برمحل سوچا کہ اب نوکری سے تو کام بننے کا نہیں اب ضرورت ہے صنعتی تعلیم کی۔ چنانچہ انھوں نے اس ضرورت کو محسوس کرکے لاہور میں ہندو ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ قائم کرلی اور اب اس میں سات جماعتیں بھی کھولدی ہیں مسلمان اب تک بیدار نہیں ہوئے۔ ہمکو معلوم دیتا ہے کہ مسلمانوں نے ہندوؤں کا اسطرف متوجہ ہونا شاید اپنے لئے کوئی فال نیک سمجھی کہ ہندو صنعتی علوم سیکھیں اور ہم انگریزی پڑھکر ملازمت کرلیں گے۔ اگر انہوں نے ایسا خیال کرلیا ہے تو برین عقل و دانش بباید گریست۔ موجودہ طرز تعلیم اور ملازمت کی موجودہ حالت سے ایسی امید کرنا خیالی پلاؤ ہے۔ آجکل کی تعلیم بڑے وسیع میدان اور وسیع اخراجات کو چاہتی ہے اور مسلمانوں کی حالت اس بار گراں کی برداشت کرنیکی قابل نہیں ہے اسلئے ہمارے اسلامی کالج اور انجمنیں صنعت و حرفت کی تعلیم پر غور کرکے مسلمانوں کی بچوں کو

تار کی خبریں

جنگ چین

لنڈن - یکم جولائے - ینوسوتھ ویلز سے انگلستان کو ۲ ہزار سے ۳ ہزار فوج تک مہم چین کی امداد کے لئے پیش کی گئی ہے - امیر البحر بروس نے ۳۰ جون کو خبر دی کہ دول عظام کی مشترکہ فوجیں اب تک چین میں اسقدر پہونچی ہیں ۲۰ ۵ آفیسر ۱۲۵۰۰ سپاہی - امریکن امیر البحر کیمپف راوی ہے کہ ۱۵ جون کو دربار چین نے سفیروں کو ۲۴ گھنٹے کے اندر چلے جانے کا نوٹس دیا تھا۔ مگر سفیروں نے انکار کیا اور وہ ابتک پیکن میں موجود ہیں - ٹینٹسن کے باہر سلح خانہ پر جو لڑائی برٹش فوج اور بوکسروں اور چینیوں کے مابین ہوئی وہ سخت جنگ تھی - برٹش سنگینوں سے دشمن کو زیر کیا اور برٹش نقصان اس جنگ میں یہ تھا کہ ۲۷ ہلاک اور ۹۷ زخمی ہوئے ۞

لنڈن - ۲ - جولائی - ویسرائے لی ہنگ چنگ نے اپنی صفائی ظاہر کرنے کے لئے شنگھائی میں ۱۳۰ - بوکسروں کے سر قلم کرائے یکن یورپین قونصل ابتک اسپر اعتبار نہیں کرتی -

لنڈن - ۳ - جولائے - پیکن سے خبر آئی ہے کہ وہاں چینیوں نے سفارتگاہیں محصور کر رکھی ہیں جن کا سامان خوراک اور گولی بارود ختم ہونے پر ہے - چینی فوجیں شہر کے اندر ۲۰ ہزار اتری پڑی ہیں - اور بیس ہی ہزار شہر کے باہر ہیں اوران افواج سے ۳ ہزار چینی فوج پیکن سے ٹنٹسن کو روانہ ہوئی ہے شہنشاہ جرمن نے چین کے لئے ایک بحری براگنڈ کے تیار ہونے کا حکم دیا ہے

لنڈن - ۳ جولائے - جرمن جہاز بار برداری فوج لے کر کل روانہ چین ہوگئے - ان جہازوں پر ۲۳۰۰ فوج ہے - قبل روانگی پر خود قیصر ولیم نے الوداع کہی اور بروقت روانگی فوج مذکور کے جرمن قیصر نے پرجوش تقریر کی کہ چین کے ساتھ سمجھنا فرض ہے کیونکہ چین سے جگہ خراش جرائم وحشیانہ سرزد ہوئے جو انتقام کا مطالبہ کرتے ہیں - اخیر میں قسم کھائی کہ اسوقت تک پیچھا نہ چھوڑیں گے کہ دو ستدار طاقتوں کے جھنڈے پیکن پر لہرائیں۔

لنڈن ۴ر جولائے پیکن میں ۲۶ - جون کو ایک شاہی حکم اس مضمون کا نافذ ہوا کہ تمام صوبجات میں باکسروں اور فوجوں کو بھرتی کیا جائے تاکہ اجنبیوں کو جابجا ملک بدر کریں - چینی فوجیں ٹنٹسن پر حملہ کر رہی ہیں اور قریب دیواروں کے خندقیں کھود رہے ہیں - ٹاکو سے ۳۰ کی مراسلت ۴ - کو لنڈن میں پہونچی کہ برٹش و روسی امیر البحروں نے باہم اتفاق سے یہ قرار دیا ہے کہ ٹنٹسن پر قبضہ رکھنے کی کوشش کی جائے اور درصورت ناکامی کے ٹاکو پر قبضہ رکھا جاوے خبر آئی ہے کہ درمیان پیکن و ٹنٹسن کے چینی فوج بقدر چالیس ہزار کے فراہم پڑی ہے -

لنڈن ۴ر جولائے نہایت مختلف خبریں یورپ میں چین سے آرہی ہیں اور پیکن میں واقعات کی اصلی حالت کو معلوم کرنا ناممکن ہے سفارتگاہوں کی تقدیر کی نسبت جو سخت اندیشہ ہو رہا ہے وہ اب اس یقین میں تبدیل ہو رہا ہے کہ شہنشاہ بیگم پر فی الواقعہ کیا گذرا ہے - لیکن یہ عموماً یقین کیا گیا ہے کہ باکسروں کے سرغنے اس کی حکومت پر رشک کرتے ہیں اور اُس کے ظالمانہ طریقوں سے اندیشناک ہیں اور اُس کو قید میں رکھے ہوئے ہیں - گورنمنٹ امریکہ کو سرکاری طور پر خبر دی گئی ہے کہ ہر دو شہنشاہ بیگم اور اُسکا بدقسمت بھتیجا شہنشاہ محل میں قید ہیں اور اُنکی تقدیر بحالت تذبذب میں ہے - خبر ہے کہ پیکن میں اہل جرمن نے اپنے سفیر کے قتل کا جلدی اور مکمل بدلا لے لیا ہے انہوں نے اپنے آپ کو جمع کیا اور باوجود تمام مقابلہ کے جو باکسروں اور چینی افواج نے گلیوں میں اُنسے کیا انھوں نے تنگ لی ین کی عمارت پر حملہ کیا اور اُسکو بالکل تباہ کردیا - یہ معلوم نہیں کہ آخر اس جرمن گروہ پر کیا واقعہ ہوا - اُن خبروں میں سے جو براہ ہانگ کانگ آئی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ جنوبی چین میں باکسروں کی ایسی بغاوت نہیں ہے جیسی کہ شمال میں ہے اور اُمید ہے کہ وہاں انتظام بحال ہو جائے گا جنوبی ویسرائوں نے اسبات پر اتفاق کرلیا ہے کہ شہزادہ ٹوان کے احکام کی پرواہ نہ کریں اور جہانتک ممکن ہو باشندگان ممالک غیر کی حفاظت کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے اور اس لیئے اُنھوں نے طاقتوں سے درخواست کی ہے کہ اپنی تمام کارروائی کو شمال میں ہی محدود رکھیں اور یانگسی کے جنوب میں جو ملک ہے اس میں لڑائی افواج کے کوچ سے جنوبی آبادی کو تکلیف نہ دیں اور خوف زدہ نہ کریں - اگر طاقتوں کو اُن کے اس خیال کی صداقت پر یقین ہوگیا تو اغلب ہے کہ فرنچ لشکر ٹونکین سے اور اکسپڈیشنری فوج ہندوستان سے شمالی بندرگاہوں میں سے بعض میں اُتاری جاویں گی - اول الذکر غالباً شنگھائی میں اور مؤخرۃ الذکر ویہیوائی میں -

لنڈن ۵ جولائے - پیکن سے تین چینی جو بھاگ کر آئے ہیں بیان کرتے ہیں کہ تمام باشندگان ممالک غیر جو شہر میں ہیں وہ قتل ہو چکے ہیں اور سفارت خانے جلا دیئے گئے ہیں - یہ بھی خبر ہے کہ پیکن میں تقریباً ایک ہزار ہوں گے۔

انگریزی سفارت گاہ میں تا وقتیکہ ان کا گولہ بارود ختم نہ ہوا مقابلہ کرتے رہے۔ مگر آخر سفارت گاہ جلائی گئی اور سب آدمی قتل کئے گئے۔ خبر ہے کہ شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم زہر دیکر مار ڈالے گئے ہیں۔ ٹنٹسن پر متفقہ افواج نے حملہ کیا اور چھ گھنٹے تک چینیوں سے لڑائی ہوتی رہی۔

لنڈن ۹ر جولائی گذشتہ رات ہوس آف کامنز میں مسٹر براڈرک نے اطلاع دی کہ گورنمنٹ ہر ساعت اُس خط و کتابت کے جواب کی توقع کر رہی ہے جو اُس نے رہائی پیکین کی بارہ میں جاپان سے کی ہوئی ہے۔ شاہی انجنیروں کے دستے توپخانہ ۱۲ تاریخ کو ہانگ کانگ سے وہیہائی کو روانہ ہوں گے۔

لنڈن ۹ر جولائی۔ برٹش گورنمنٹ نے چینی وزیر متعینہ لنڈن سے درخواست کی ہے کہ پیکین میں حکام کو لکھدیا جاوے کہ اُس نقصان کے لئے جو یورپین لوگوں کو پہونچے گا مجرم قرار دئیے جاویں گے۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ صوبجات کے وائسرائوں کو بھی اس امر سے اطلاع دی جاوے۔ ایک مراسلہ سے جو برلن میں آیا ہے معلوم ہوا ہے کہ بغاوت چیفوتک پھیل رہی ہے اور وہاں جو امریکن امیر البحر ہے وہ امریکن رعایا کو وہاں سے لے جانے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ برطانیہ نے جرمنی کو کہا ہے کہ وہ روس کو اسبات پر راضی ہونے کی ترغیب دے کہ چین میں امن بحال کرنے کا کام جاپان کے سپرد کیا جاوے مگر جرمنی نے اس اندیشہ سے کہ مبادا روس کے ساتھ اس کے تعلقات بگڑ جاویں اس سے انکار کر دیا ہے۔

لنڈن ۷ر جولائی شہنشاہ ولیم نے اشتہار دیا ہے کہ ہر ایک یورپین کے لئے جو پیکین میں زندہ بچا لیا جاوے ایک ہزار ٹیل (ایک سکہ) انعام دیا جاوے گا۔ امریکن کونسل متعینہ شنگھائی تار دیتا ہے کہ بغاوت پھیل رہی ہے اور اگر متفقہ افواج کو شمال میں روکا گیا تو بغاوت وسطی اور جنوبی حصہ میں پھیل جاوے گی جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمام باشندگان ممالک غیر قتل کئے جاویں گے سینٹ پیٹرز برگ میں بیان کیا گیا ہے کہ طاقتوں کا منشا یہ نہیں ہے کہ چین کے ٹکڑے ٹکڑے کئے جاویں بلکہ یہ کہ امن بحال کیا جاوے اور زیادہ پائدار ذمہ داریاں قائم کی جاویں۔ جاپان نے ایک ڈویزن چین کو روانہ کیا ہے جس سے اب تک کل جاپانی فوج جو روانہ ہو چکی ہے ۲۲ ہزار ہو گئی ہے۔ برطانیہ نے جاپان کو یقین دلایا ہے کہ ایک بڑی جاپانی فوج کی ٹاکو کو جلد روانگی مفید ہوگی اور کوئی یورپین طاقت اعتراض نہیں کرے گی روس نے جاپان کو ۲۷ جون کو اشتہار دیا کہ میں تم کو پیکین میں ممالک غیر کے باشندوں کی امداد میں افواج روانہ کرنے کے لئے پوری آزادی دیتا ہوں خاصکر اس وجہ سے کہ جاپان نے اور طاقتوں کے ساتھ ملکر کارروائی کرنے کی رضامندی ظاہر کی ہے۔ امیر البحر روس کا تار دیتا ہے کہ ٹاکو میں تمام امیر البحر پورے اتفاق سے کام کر رہے ہیں۔ یورپینوں نے ٹنٹسن کے اسلحہ خانہ میں ۲۰ لاکھ روپیہ کے جدید اسلحہ اور گولہ بارود معلوم کر کے تباہ کر دئیے ہزارہا چینیوں کی لاشیں ٹنٹسن کے اردگرد بلا دفن پڑی ہوئی ہیں اور دریا لاشوں سے پر ہو گیا ہے امیر البحر سیمور کو ایک گولی سے خفیف سا زخم لگا ہے

فقط

پیر مہر علیشاہ صاحب گولڑی کو مناظرہ کیلئے دعوت

ہم ذیل میں وہ اشتہار درج کرتے ہیں جو حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب امروہی نے پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑی کے مناظرہ کے لئے شائع کیا ہے۔ ایڈیٹر

امابعد۔ سید محمد احسن امروہوی نزیل قادیان بخدمت حضرت مہر علیشاہ صاحب گولڑی بعد السلام علی من اتبع الھدیٰ عرض کرتا ہے کہ چونکہ جناب نے اپنی کتاب شمس الہدایہ میں بضمن جواب حضرت اقدس امام الزمان ؎ الیس اللہ بکاف عبدہ مرزا غلام احمد مسیح وقت و مہدی ہم مجدد برسراین صدی کے چند مقاموں میں میرے رسائل مؤلفہ پر کچھ اعتراضات بھی وارد کئے ہیں اور اس ذریعہ سے اپنی بزم مناظرہ تحریری میں مجھکو بھی دخل اور بار دیا ہے۔ لہٰذا میں آپ کی اس یادفرمائی سے بہت خوش ہوا ہوں۔ ؎ بہ بزم وصل خودم خواند یار در جلوت ٭ کنون رقیب حسد پیشہ گو بسوز از رشک ٭ اگرچہ آپ کے رسالہ میں جملہ استدلالات آپکے بالکل خلاف ادلہ شرعیہ اور مخالف علوم الٰہیہ کے ہیں جو آداب مناظرہ سے علی حرف واقع ہوئے ہیں اور ان کے رد و جواب کی طرف توجہ کرنا تضیع اوقات ہی ومن حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ مگر چونکہ یہ خیال بھی آتا ہے کہ عوام کالانعام ہمارا سکوت احقاق حق اور ابطال باطل سے دیکھکر یہ نہ سمجھ لیویں کہ شاید کوئی ذرہ بھر حق و صواب کا آپکے رسالہ کی طرف بھی ہو لہٰذا بحکم الساکت عن الحق شیطان اخرس کے میں نے آپکے رسالہ شمس الہدایہ کا رد اس ماہ جون گذشتہ میں محرر کر لیا ہے جو عنقریب

انشاء اللہ طبع ہو کر اشاعت پائیگا اور جناب کی خدمت میں پہونچیگا۔ اب چونکہ آپ نے بعد ختم اپنے رسالہ کے آخر میں ایک اعلان مباحثہ کا بھی دیا ہے اور مطابق اسکے اس رسالہ میں مجھکو آپ اپنی بزم مناظرہ میں داخل ہونے کا استحقاق فرما چکے ہیں کہ اسکا میں شکریہ مکرر ادا کرتا ہوں یہ لاکن ساری ان تلفیٰ بمسارۃ ؟ لفظ سرلی ای خطرت بیالک۔ جناب کی خدمتمیں استحقاق معروضہ کو اپنا وسیلہ گردانکر بذریعہ اس اشتہار کے جناب کو اطلاع دیتا ہوں کہ میں اس بزم مباحثہ تقریری جناب میں بھی داخل ہونیکو بہمہ تن مستعد و طیار ہوں۔ اور یہ جلسہ مباحثہ کا بمقام لاہور ہونا چاہئے کیونکہ لاہور ہی پنجاب کا صدر مقام ہے۔ نیز اول بحث کا وہی ہوگا جو آپنے اپنی رسالہ میں مقدم کیا ہے یعنی مسئلہ حیات اور رفع جسمانی عیسیٰ بن مریم کا شروع ہوگا کیونکہ آپنے اپنے رسالہ میں اسی مسئلہ پر سب سے اول پرواز دیا ہے اور نیز طبعی طور پر بھی اسی مسئلہ کو تقدم حاصل ہے۔ بعدہ جس مسئلہ میں بحث کرنا طرفین سے منظور ہوگا اسی مسئلہ میں مناظرہ شروع کیا جائے گا۔ جواب اسکا اندر میعاد ۱۵ یوم کے اس اعلان کے پہونچنے سے ضرور مرحمت ہو۔ بعد انقضائے میعاد ثابت ہوگا کہ آپ نے جو اعلان مباحثہ کا آخر رسالہ شمس الہدایہ میں شائع کیا ہے صرف فرضی طور پر ہے صحت نیت کے ساتھ ہرگز نہیں ہے اور نہ موسس علی التقویٰ ہو سکتا ہے۔ اور ہاں اگر یہ مناظرہ بھی منظور نہ ہو تو اس درخواست کی بموجب جو بتاریخ ۲۷۔ جون ۱۹۱۰ء بخدمت جمیع علما پنجاب و ہندوستان و سجادہ نشینان خصوصًا بنام جناب کے ہماری جماعت کی طرف سے شائع ہو کر آپ کی خدمت میں سب سے اول پیکٹ اسکا روانہ کیا گیا ہے بلحاظ شرائط مندرجہ درخواست کے جلسہ منعقد فرمایا جاوے۔ اس آخری جلسہ میں جو درخواست مذکور کی شرائط کے موافق ہوگا۔ حضرت اقدس ہمارے امام الزمان مسیح موعود و مہدی معہود تشریف رکھیں گے اور ہماری طرف سے ۔۔۔

براہین احمدیہ

چار جلد کامل

یہ وہ نادر اور بے نظیر کتاب ہے جس میں قرآن شریف کے کلام الٰہی ہونے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور رسالت کے ثبوت میں ۳۰۰ زبردست دلائل قاطع دی گئی ہیں اور اسلام کو بمقابلہ جمیع مذاہب کے اعلےٰ و افضل کیا گیا ہے اور اثبات رسالت آنحضرت میں آجتک کوئی کتاب ایسی تصنیف نہیں ہوئی موافق و مخالف اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ اس کی پہلے قیمت پچیس ۲۵ روپے تھی اور بوجہ نایابی کے دنیا اس کی زیارت کو ترس رہی تھی۔ ہم نے بڑی کوشش اور جانفشانی سے اس کتاب کو زیور انطباع بار ثانی پہنایا ہے ناظرین یہ موقع ہاتھ سے نہ کھوئیں نہایت جلد خرید فرمائیں۔ کاغذ موٹا چھاپہ نفیس خوشخط خوشنما قیمت نہایت ہی کم صرف ہے ر

المشتہر کریم بخش مالک مطبع معید عام پریس سیالکوٹ

افسوس

سخت افسوس کی بات ہے کہ ہندوستان میں آریوں اور عیسائیوں کی طرف سے کئی رسالے اور اخبار ہفتہ وار اور ماہوار چھپتے ہیں جن میں دین و دنیا کے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اسقدر بدزبانیاں اور گالیاں دیجاتی ہیں کہ ایک غیرتمند مسلمان کا بدن تھرا اٹھتا ہے اور آنکھوں میں خون اترآتا ہے ان رسالوں میں کچھ ایسا زہر چھپا ہوا ہے کہ کئی مسلمان ان پڑھکر اسلام سے مشکک اور مرتد ہو گئے ہیں۔ ہندوستان میں چھ کروڑ مسلمان موجود ہیں لیکن افسوس کہ ایک اخبار یا رسالہ بھی انکی طرف سے باقاعدہ نہیں چھپتا جو ان مخالفین کے دنداں شکن جواب دیکر اہل اسلام کو دوزخ کے گڑھے سے بچائے اور انکا حوصلہ بڑھائے سنتے ہیں کہ عیسائیوں کے مشن کا بہت سا روپیہ اسی ایکبات سے وصول ہو جاتا ہے کہ ولایت کے عیسائیوں نے ایک وقت کی چاء میں میٹھا ڈالنا چھوڑ دیا ہے اور اسی ایک دفعہ کے میٹھا چھوڑ دینے سے ہزاروں روپے جمع ہو جاتے ہیں جو وہ عیسائی مذہب اور عیسائی رسالوں کے شائع کرنے میں صرف کرتے ہیں۔

اسلام جو خدائی اور سچا مذہب ہے کیا اس کے لئے **مسلمانوں** کو اتنی بھی **غیرت** نہیں ہونی ضرور ہونی چاہئے اور اسی غیرت نے ہمارا دامن پکڑا کہ ہم یہ رسالہ **انوار الاسلام** ماہوار نکالنے پر مجبور ہوئے جسمیں **نور افشاں** وغیرہ عیسائی اخباروں **آریہ گزٹ** وغیرہ آریہ کے اخباروں اور **مخالفین کے** تمام اعتراضات کے مفصل جوابات لکھا کرتے ہیں ہر ایک مسلمان کا **فرض** ہے کہ اس رسالہ کو منگائے اور مطالعہ فرمائے **۲۸ صفحہ ماہوار** قیمت نہایت کم معہ محصولڈاک کے صرف **عہ** سالانہ قیمت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہئے۔ نمونہ کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہئے۔ واعظین اسلام سے رسالہ کی قیمت سالیانہ صرف **۱۲ ا ر** غیر مذاہب سے صرف **۸ ر** لی جاتی ہے صرف اس غرض سے کہ غیر مذاہب کو روبرو خداوند تعالےٰ کے یہ موقع کہنے کا نہ ملے کہ ہم نے دنیا میں

رسالہ انوار الاسلام

نہیں دیکھا

المشتہر منشی کریم بخش مالک و مہتمم

رسالہ انوار الاسلام

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں و والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پردہ ال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لیے کم رکھی گئی ہے کہ عام اور خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ ۴؎ خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔ **المشتہر** پروفیسر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

اس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

۱۔ میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے بہت پانی جانا و ضعف سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں حلین کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اس سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے اس لئے میں بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے۔ راقم ڈاکٹر ڈی۔ ایم۔ پی۔ ایم۔ سانگلی صاحب ایم۔ بی ایم۔ ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی۔

۲۔ میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میاں سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا میں نے اس کا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مسماۃ اتم دیوی عمر ۵۴ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پروال پڑتے تھے اس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھیں ان میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اس کی بینائی میں فرق اس قدر آ گیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکور سے کلی صحت پائی راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خاں ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن وپنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

۳۔ میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میاں سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہی اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے راقم ڈاکٹر برجلال گھوس رائے بہادر ڈاکٹر۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری مجسٹریٹ سرجن گورنر جنرل ہند۔

۴۔ میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کے لئے ۱۰ مارچ ۱۹۰۸ء میں جمع کیا گیا ہے

غلام مولا

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا